پڑوسیوں کے حقوق، قرآن وسنت کی روشنی میں

از: محمد اظہر قادری، حیدرآبادی، جماعت: ثالثہ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کی ذات کو ہماری زندگی کے لیے کامل نمونہ عمل بنایا، کلام مجید ان پر نازل فرمایا جو رہتی دنیا تک ہر انسان کے لیے ہدایت کا سبب ہے۔

اللہ جل شانہ نے جہاں دیگر احکام کی بجا آوری کا حکم دیا ہے وہیں پر ہمیں پڑوسیوں کے حقوق بھی سکھائے ہیں، چناں چہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

((واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وبالوالدين إحسانا وبذي القربىٰ واليتٰمىٰ والمساكين والجار ذي القربىٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبيل وما ملكت أيمانكم إن الله لا يحب من كان مختالا فخورا)) [النساء : ۴ ، الآية : ۳۶]

((اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا ساتھ شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ، ماں باپ سے بھلائی کرو، اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہم سائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنے باندی غلام سے، بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا))[كنزالإيمان للإمام أحمد رضا البريوى]

مذہب اسلام ہی ایک ایسا مہذب مذہب ہے جس نے ہر حق دار کو اس کا حق عطا فرمایا۔

حقوق دو طرح کے ہوتے ہیں:

(۱) حقوق اللہ (۲) حقوق العباد

اس آیت مبارکہ میں رب ذوالجلال نے دونوں حقوق کا ذکر فرمایا، اللہ کے حقوق یہ ہیں کہ اللہ کے جملہ اوامر کی فرماں برداری کی جائے اور تمام منہیات سے باز رہا اور بندوں کے حقوق یہ ہیں کہ ماں، باپ، رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں، ہمسایوں، راہ گیروں، باندیوں اور غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے اور انھیں ان کے حقوق دیے جائیں۔

اب ذیل میں پڑوسیوں کے حقوق سے متعلق چند احادیث کریمہ ملاحظہ فرمائیں:

(۱) ہمسایوں کے حقوق کے بارے میں پیارے آقا ﷺ نے فرمایا کہ:

(حضرت جبریل علیہ السلام ہمیشہ مجھے ہمسائے کے حق کی وصیت و تاکید کرتے رہتے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ اسے میری وراثت میں بھی حصہ دار بنایا جائے گا) [بخاری و مسلم]

(۲) صحیح مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(وہ جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کی آفتوں سے امن میں نہیں ہے) [مسلم]

(۳) حاکم نے مستدرک میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(جو شخص اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے)[مستدرک للحاکم]

(۴) بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

(مومن وہ نہیں جو خود پیٹ بھر کھائے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہے)یعنی مومن کامل نہیں [بیہقی]

(۵) پیارے آقا ﷺ نے فرمایا:

(چالیس گھر ہمسائیگی کا حق ہے)[کیمیاے سعادت]

(۶) حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو بتایا گیا کہ فلاں عورت دن کو روزہ رکھتی اور رات کو نماز پڑھتی ہے لیکن ہمسائے کو تکلیف دیتی ہے تو آپ نے فرمایا:

(اس کی جگہ دوزخ ہے)[کیمیاے سعادت]

اسی طرح چھت پر چھڑنے والے وہ لوگ بھی غور کریں جن سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے کہ اگر دوسروں کے گھروں میں نگاہ پہنچتی ہے تو وہ لوگ چھت پر چڑھنے سے منع کر سکتے ہیں، جب تک پردے کی دیوار نہ بنالیں یا کوئی ایسی چیز نہ لگالیں جس سے بے پردگی نہ ہو اور اگر دوسرے لوگوں کے گھروں میں نظر نہیں پڑتی مگر وہ لوگ جب چھت پر چڑھتے ہیں تو سامنا ہوتا ہے تو اس کو چڑھنے سے منع نہیں کر سکتے بلکہ ان کی مستورات کو چاہیے کہ وہ خود چھتوں پر نہ چڑھیں تاکہ بے پردگی نہ ہو۔[درمختار]

سبحان اللہ! کتنا پیارا طریقہ وماحول اسلام نے فراہم کیا ہے جس کی نظیر کائنات کے کسی اور دین ومذہب میں نہیں ملتی، رب کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولیٰ جل وعلیٰ ہمیں حقوق اللہ وحقوق العباد کا پورا پورا پاس ولحاظ کرنے اور اسے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ۔ و صلی اللہ تعالیٰ علیه و آله و اصحابه و بارک وسلم ۔ والحمد لله رب العالمین۔

محمد اظہر قادری، حیدرآبادی

دارالعلوم فیض رضا، شاہین نگر، حیدرآباد